103291 ـ ايك بے نماز شخص كے متعلق شكايت ہے كہ وہ بدكارى اور فحاشى كے كام كرتا ہے

سوال

مجھ پر انكشاف ہوا كہ ميرا بہنوئى حرام طريقہ سے مال كماتا ہے، وہ ايك ملك سے خليجى ملك ميں لڑكياں سپلائى كرتا ہے تا كہ ان كے ساتھ حرام كام كريں، حتى كہ وہ خود بھى ان لڑكيوں كے ساتھ بدكارى كرتا ہے، اس نے ميرے دوسرے بہنوئى كے سامنے اس كا اعتراف بھى كيا ہے، ميں نے اپنے والد كو بتايا ليكن وہ نہيں مانتے ان كا كہنا ہے كہ ايسا مستحيل ہے، كيونكہ ايك اچھا انسان ہے، انہوں نے اس كى علت يہ بيان كى كہ ميرا دوسرا بہنوى غيرت كھا گيا ہے اس ليے وہ جھوٹ گھڑ رہا ہے.
ليكن ميں اس كى تصديق كرتى ہوں كيونكہ وہ ہميشہ گھر سے غائب رہتا ہے، اور خاص كر رات كے وقت ـ واللہ اعلم ـ حتى كہ ميرى بہن نے بھى مجھے كچھ باتيں بتائيں ہيں، اور اسے شك ہے كہ وہ اس كے ساتھ خيانت كر رہا ہے ليكن وہ جھوٹ بولتا ہے تو وہ اس كو سچ مان ليتى ہے، اب وہ حاملہ ہے اور اس كى ايك بچى بھى ہے، ميں نے اس كے متعلق جو كچھ سنا ہے وہ بہن كو نہيں بتايا، آپ سے گزارش ہے مجھے يہ بتائيں كہ مجھے اپنى بہن كے متعلق كيا كرنا چاہيے، تقريبا دو برس اس كى شادى كو ہوئے ہيں وہ نفسياتى مريض بن چكى ہے، وہ شخص نماز بھى ادا نہيں كرتا، اور نہ ہى اللہ سے ڈرتا ہے، باقى علم تو اللہ كے پاس ہے برائے مہربانى مجھے بتائيں كہ ميں كيا كروں، كيا ميں نے جو كچھ اس كے متعلق سنا ہے وہ بہن كو بتانا ضرورى اور واجب ہے، يا كہ اس موضوع كو ختم كر كے خاموش ہو جاؤں، ميں ہر وقت اللہ سے اس كى ہدايت كى دعا كرتى رہتى ہوں، اور سب سے زيادہ مجھے يہ پريشانى ہے كہ كہيں اسے ايڈز جيسى خطرناك بيمارى نہ لگ جائے اور وہ ميرى بہن كو منتقل ہو جائے، اور اسى طرح مجھے خطرہ ہے كہ اس كے بچے ضائع نہ ہو جائيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارى عزيز بہن يہ مشكل حل كرنے كے ليے تين امور كى نصيحت كرتے ہيں:

سب سے پہلے بہنوئى كے اس فعل كا يقين.

اور اگر ان برائيوں كا ثبوت مل جائے تو اسے نصيحت كريں.

اور اگر وہ اس فعل پر مصر رہے تو پھر نكاح فسخ كر ليں، چاہے وہ فعل نماز كى عدم ادائيگى ہو يا فحش كام.

رہا پہلا معاملہ تو اصل میں مسلمان شخص بری ہے اور کسی بھی مسلمان شخص پر کوئی ایسی تہمت نہیں لگانی چاہیے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو، وگرنہ تہمت لگانے والا گنہگار ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی جرم کے ایذاء دیں جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ بڑے ہی بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں الاحزاب (58).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اس طرح ہے:

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذاء پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پیشمانی اٹھاؤ الحجرات (6).

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ بھی ان آداب میں شامل ہوتا ہے جو عقلمندوں کو استعمال کرنے اور جن آداب سے متصف ہونا لازم ہے، وہ یہ کہ جب کوئی فاسق انہیں خبر دے تو وہ اس خبر کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کریں، اسے فوری طور پر حاصل نہ کر لیا کریں؛ کیونکہ اس میں بہت خطرناکی پائی جاتی ہے، اور گناہ میں واقع ہونے کا باعث ہے.

کیونکہ اس کی اس خبر اگر سچی اور پکی خبر کا درجہ دیا جائے اور ایك عادل شخص کی خبر کا درجہ دیا جائے تو اس کے موجب اور مقتضی پر عمل کیاجائیگا، تو اس طرح اس خبر کے سبب کئی ناحق جانیں اور مال تلف ہونگے، جو بعد میں ندامت کا باعث بنےگا.

بلکہ فاسق کی خبر آنے پر اس کی اچھی طرح تحقیق اور یقین کرنا واجب ہے، اور اگر دلائل اور قرائن اس کی صداقت پر دلالت کررہیں تو اس پر عمل کیاجائیگا اور اس کی تصدیق کی جائیگی، اوراگر اس کے جھوٹ پر دلالت کریں تو اسے جھٹلا دیا جائیگا، اور اس پر عمل نہیں ہو گا.

پھر اس آیت میں یہ بھی دلیل ہے کہ ایك صادق و سچے شخص کی خبر مقبول ہے، اور جھوٹے اور کاذب شخص کی خبر مردود ہے اسے قبول نہیں کیا جائیگا، اور فاسق شخص کی خبر پر توقف کیا جائیگا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں "

دیکھیں: تفسیر سعدی (799).

اس لیے اصل یہی ہے کہ تہمت نہ لگائی جائے، اور اصل بریت ہی ہے، اور جس نے اس کے اعتراف کا گمان کیا

ہے ہو سکتا ہے اس کی جانب سے ہی جھوٹ بولا گیا ہو، اور یہ چیز کوئی بعید نہیں، اور اگر خبر دینے والے کی سچائی اور صدق واضح ہو جائے، اور جو کچھ ہوا ہے اس کے صحیح ہونے کی تصدیق مل جائے تو پھر ہم اس کی طرف جائینگے:

دوسری چیز:

اور وہ اسے وعظ و نصیحت کرنا ہے.

تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" دین خیر خواہی ہے.

ہم نے عرض کیا: کس کی خیر خواہی ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ کے لیے، اور اس کی کتاب کے لیے، اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے، اور مسلمان اماموں کے لیے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (55).

اور جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں:

" میں نے نماز کی پابندی اور زکاۃ کی ادائیگی اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (501) صحیح مسلم حدیث نمبر (56).

اور نصیحت اچھے اور احسن انداز سے اور اچھے اسلوب میں کرنی چاہیے تا کہ غلط راہ پر چلنے وال ٹیڑھا شخص سیدھا ہو جائے، اور اس کی راہ صحیح ہو جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے، اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے، یقینا آپ کا رب اپنی راہ سے بہکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے، اور راہ راست پر چلنے والے لوگوں

سے بھی پورا واقف ہے النحل (125).

اور سب سے پہلے اسے نماز ادا کرنے کی نصیحت کریں، اسے یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ نماز ترک کرنا کفر ہے، اور تارک نماز ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے اور اگر وہ تارک نماز کی حالت میں ہی مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے، اور وہ مرتد ہو کر مریگا.

پھر اس کے بعد اسے یہ حرام کام ترک کرنے کی نصیحت کی جائے، جو وہ ان ملازماؤں کے ساتھ فحش اور برائی کے کام کرتا ہے، اور کسی دوسرے کو بھی ان کے ساتھ حرام کرنے میں معاونت کرنے کے لیے لڑکیاں سپلائی کرتا ہے، بلکہ اگر خادمات اور ملازمائیں صرف کام کاج کے لیے لائی جائیں تو اصلا اس میں بھی بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں.

ملازماؤں اور خادمات کے متعلق کلام اور انہیں دوسرے ملکوں سے منگوانے کا حکم، اور جن گھروں میں یہ خادمات اور ملازمائیں کام کرتی ہیں ان کے مالکان جو غلط کام اور ممانعت میں واقع ہوتے ان کے متعلق آپ کو سوال نمبر (26282) کے جواب میں آپ کو تفصیل ملےگی، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر اس کے متعلق جو بات کہی گئی ہے اس کی سچائی ثابت ہو جائے، اور وہ نصیحت قبول نہ کرے اور ترک نماز اور برائیاں کرنے پر اصرار جاری رکھے تو پھر آپ کو تیسری چیز پر عمل کرنا چاہیے:

اور وہ تیسری چیز یہ ہے کہ نکاح فسخ کرتے ہوئے اس اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی اور تفریق کر دی جائے؛ کیونکہ تارک نماز مرتد ہے، اور اس کا عقد نکاح مسلمان عورت سے فسخ ہو جاتا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ کسی عفت و عصمت کی مالك عورت کے لیے کسی زانی اور فاجر کے نکاح میں باقی رہنا حلال نہیں.

اور ترک نماز فسخ نکاح کا موجب ہے، رہا مسئلہ دوسری منکرات اور برائیوں کا تو یہ فسخ نکاح کی موجب نہیں، لیکن بیوی کا اس طرح کے برے افعال پر راضی ہونا اس میں شریك ہونے کے مترادف ہے، اور اس طرح کے شخص پر نہ تو اس کی بیٹی اور نہ ہی بیوی کے بارہ میں اطمنان کیا جا سکتا ہے، اور نہ ہی پرامن رہا جا سکتا ہے، اور اسی طرح خطرناك قسم کی بیماریاں منتقل ہونے کا بھی خدشہ ہے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

نماز ترک کرنا کفر اور ملت اسلامیہ سے خارج ہونا ہے، اور اگر اس کی بیوی ہو تو اس کا نکاح اس سے فاسخ ہو جائیگا، اور اس کا ذبیحہ بھی حلال نہیں، اور نہ ہی اس کا روزہ قبول ہوگا، اور نہ ہی صدقہ و خیرات، اور اس کے لیے مکہ جانا اور حرم میں داخل ہونا بھی جائز نہیں.

اور اگر وہ مر جائے تو اسے غسل دینا اور کفن دینا جائز نہیں، اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائیگی، اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہیں کیا جائیگا، بلکہ اسے صحرا میں لیجا کر گڑھا کھود کر اس میں ڈال کر مٹی ڈال دی جائیگی.

اور جس کسی کا کوئی قریبی رشتہ دار فوت ہو جائے اور اسے علم ہو کہ وہ نماز ادا نہیں کرتا تھا تو اس کے لیے لوگوں کو دھوکہ دینا جائز نہیں کہ وہ انہیں اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا کہے؛ کیونکہ کافر کی نماز جنازہ ادا کرنا حرام ہے؛ اس لیے کہ فرمان باری تعالی ہے:

اور ان میں سے کوئی مر جائے تو آپ اس کا نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں، اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں، یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں التوبۃ (84).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

نبی اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ ان کے رشتہ دار ہی ہوں اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یہ لوگ جہنمی ہیں التوبۃ (113).

مزید آپ سوال نمبر (10094) اور (2182) اور (5208) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

لیکن ہم ایک بار پھر پلٹ کر عزیز سائلہ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اس شخص کے متعلق اس طرح کی باتیں کرنے میں جلد بازی کا مظاہر مت کریں، یا بغیر کسی شرعی دلیل کے اسے اپنی بہن کو مت بتائیں، اور اس کی زندگی خراب مت کریں، اور گھر تباہ کرنے کا باعث نہ بنیں، اور بیماریوں کے منتقل ہونے اور ازدواجی خیانت کی بجائے اللہ کی حدود کی حرمت پامال ہونے پر ہمیں زیادہ غیرت مند ہونا چاہیے.

اور آپ اس کے لیے ہدایت کی پوری کوشش سے دعا کریں اور اپنی بہن کے حالات کی اصلاح طلب کریں، اور اس کی اولاد کو ہر قسم کی برائی و شر شریر قسم کے افراد سے محفوظ رکھنے کی دعا مانگیں.

واللہ اعلم .